شیعیت کے حوالے سے

برصغیر میں مطالعہ قرآن

حسین عارف نقوی

اللہ تعالیٰ نے مخاطب انسانوں کو ترغیب دی ہے کہ قرآن فہمی کوئی مشکل کام نہیں ہے، کوشش کریں تو یہ جلد اور آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے، شرط یہ ہے کہ کوئی اس کے اسرار و معانی پر غور و فکر کرنے کی سعی کرے۔

حقیقت قرآن

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو انسانوں کی راہنمائی اورہدایت کے لئے پیغمبر اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے مقدس کلام کے ابتدائی حصہ میں ہی واضح لفظوں میں اعلان فرمایا ہے کہ **ذلک الکتاب لاریب فیہ۔ ھدی للمتقین** اس کتاب میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے (یہ کتاب: یقیناً" اور قطعاً منجانب اللہ ہے) اور جو لوگ تقویٰ اختیار کر کے اچھی زندگی گزارنا چاہتے ہوں اور آخرت میں فلاں کی تمنا رکھتے ہوں تو ایسے لوگوں کے لئے فقط یہی " رہنما کتاب "یعنی کہ گائیڈ بک کی حیثیت رکھتی ہے، اس سے زندگی گزارنے

کے اصول و قواعد اور قوانین و ضوابط حاصل کریں ، خود رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمانے کا اساسی مقصد بیان کیا گیا ہے کہ **یعلم الکتاب والحکمہ** کہ آپ اپنی امت کو اس رہنما کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور ان میں فکر و دانش اور علم و حکمت کے جوہر کو اجاگر کرتے ہوئے ان کی فکر و عمل کو سنوارتے ہیں ۔

تاہم یہ اہم نکتہ بھی یہیں سے سامنے آتا ہے کہ " رہنما کتاب " (گائیڈ بک) سے ہی ہر شخص خودبخود استفادہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا ، بلکہ اس کتاب کی تفہیم و تعلیم کے لئے مسلسل اور دائمی طور پر ایک مقدس اور پختہ کار معلم اور استاد کی ضرورت ہے ۔ قرآن کریم کی بعض آیات مبارکہ میں اس مطلب کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے جیسے

وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولو الالباب(۱)

اور ان کا مطلب کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور مضبوط علم والوں کے ۔ کہتے ہیں ہم اس پر یقین لائے سب ہمارے رب کی طرف سے اتری ہیں اور سمجھانے سے وہی سمجھتے ہیں جن کو عقل ہے ۔

اگرچہ قرآن کریم آسان اور عام فہم بنایا گیا ہے لیکن "**قل من مدکر**" کے باوجود بھی فرما دیا کہ اسے عقل ہی سمجھ سکتی ہے ، یہ بھی معلوم ہے کہ عقل و فہم اور علم و دانش کی صلاحیتیں سب انسانوں میں مساوی نہیں ہوتیں بلکہ متفاوت ہوتی ہیں چنانچہ اس رہنما کتاب کو صحیح معنوں میں وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جن کو اللہ کی جانب سے علم و دانش کی وافر مقدار ملی ہو ۔اسی طرح ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے :

واذ جاء ھم امر من الامن اوالخوف اذاعوا بہ ولوردوہ الی الرسول والی

اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم(۲)

جب ان کے پاس کوئی معاملہ اس کا یا خوف کا آجائے تو اسے (عوام میں)

پھیلا دیتے ' اگر اسے رسولؐ کے پاس پہنچاتے یا اپنے حکمرانوں کے پاس پہنچاتے

تو ان میں سے محققین اس امر کی تحقیق کرکے اسے سمجھ لیتے ۔

اس آیت میں واضح طور پر ہدایت دی گئی ہے کہ عوام کو چاہئیے کہ وہ اپنے حکمران ایسے لوگوں کو تسلیم کریں جو عقل و فہم اور علم ودانش میں ممتاز حیثیت رکھتے ہوں اور معاملات کو سمجھنے/اور سلجھانے کی پوری صلاحیت رکھتے ہوں اور اسلامی علوم پر کامل دسترس رکھتے ہوں ' ایسے ہی لوگ حق و باطل میں تمیز کرکے عوام کی درست رہنمائی کرسکتے ہیں ۔

خفتہ خفتہ را کے کند بیدار

جو شخص خود ہی اسلامی علوم سے نابلد ہو' قرآن سے ناواقف ہو وہ دوسرے عوام کی کیا راہنمائی کرے گا ۔ لیکن افسوس کہ بنی نوع انسانی بالعموم اور مسلمان بالخصوص اس بدنصیبی کا شکار رہے ہیں ' علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے ۔

باقی نہ رہی تیری وہ آئینہ ضمیری

اے کشتہ سلطانی وملائی وپیری !

اقبال نے گریز از مرز جمہوری غلام پختہ کارے شو فرما کر اسی نکتے کی طرف اشارہ کیا ہے ۔

تعلیم ومطالعہ قرآن کی فضیلت

حضرت محمد ﷺ نے امت کو قرآن سکھانے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا :

خیر کم من تعلم القرآن وعلمه تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو قرآن کی تعلیم دے ۔

قرآن کے متعلم اور معلم کو اتنی بڑی فضیلت کیوں عطا کی گئی میرے خیال میں ' (اور شاید قارئین اس سے اتفاق کریں گے) اس لئے کہ قرآن کریم **ھدیً للمتقین اورھدی للناس** ہے ۔ نوع انسانی کے لئے رہنما کتاب ہے ' کرہ ارض پر بہترین اور صالح ترین معاشرہ قائم کرنے کے لئے رہنما کتاب ہے ۔ اس کتاب میں معاشرے میں وجود رکھنے والے تمام مسائل اور مشکلات کا انتہائی حکیمانہ اور عادلانہ حل پیش کیا گیا ہے ' اس میں معاشی نظام کا خاکہ بھی ہے اور عدالتی نظام کی تفصیلات بھی' اس میں حدود و تعزیرات ہیں تو ساتھ ساتھ محروم و مستضعف افراد کے دکھوں کا علاج بھی ' غرضیکہ معاشرے میں پیدا ہونے والے اہم مسائل کا حل اس میں موجود ہے لیکن شرط یہ ہے کہ **راسخون فی العلم** اور اہل حق اور اولی الامر کے ہاتھ میں قیادت ہو ' ایسے کامل افراد معاشرے کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں ' لیکن ہوا یہ ہے کہ تمام بنی آدم اس مسائل حقیقت کو کیا تسلیم کرتے ' اس کے برعکس خود مسلمان بھی اس رہنما کتاب کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے میں پوری طرح کامیاب نہ ہوسکے 'بلکہ بقول اقبال صرف اسی حد تک قرآن سے تعلق رکھتا ہے ۔

به بند صوفی و ملا اسیری ! حیات از حکمت قرآن نگیری

بآیاتش ترا کارے جز ایں نیست که از یاسین او آسان بمیری(۳)

عوام بیچارے اپنی خواہشات و آرزوں کی تکمیل کی خاطر اور گاہے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے علماء ومشائخ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں ' لیکن حیات بخش کتاب قرآن کی حقیقی رہنمائی سے محروم رہتے ہیں ' مسلمانوں کو قرآن کی آیات سے زندگی بھر تو کوئی خاص تعلق نہیں ہوتا ' بس حالت نزع میں سورہ یٰسین پڑھتے ہیں تاکہ جان کنی میں آسانی ہو ' حالانکہ یہ کتاب مردہ اقوام وافراد کو زندہ کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے نہ کہ زندوں پر جلد اور آسانی سے

موت طاری کرنے کے لئے' مرتے وقت تو تکلیف سے بچنے کے لئے آیات قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے لیکن زندگی میں معاشرے کی تکلیف ومصائب کے ازالے کے لئے قرآن سے استفادہ نہیں کیا جاتا ہے۔

اقبال نے عوام کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ مشائخ وعلماء کے غلام ہیں ' تو یہ مشائخ وعلماء کس کے غلام ہیں ؟

اقبال ہی ایک دوسرے مقام پر اس کا جواب فراہم کرتے ہیں چناچہ ابلیس کی مجلس شوری میں ابلیس کے پیش کردہ ایجنڈے پر بحث کرتے ہوئے ابلیس کے پہلے مشیر نے بقول اقبال اپنی رائے کا اظہار اس طرح سے کیا:ع

یہ ہماری سعی پیہم کی کرامت ہے کہ آج
صوفی و ملا ملوکیت کے بندے ہیں تمام

جب یہ صورت بنی تو بہترین الٰہی اصول پر مبنی معاشرہ کیسے قائم ہوتا ' اس صورت میں تو ابلیسی معاشرہ ہی قائم ہونا تھا ' جو قائم ہے اور انسانیت کی تذلیل ہورہی ہے ۔ مسلمان قوم بالخصوص اس سبب سے رسوائی اور ذلت کی آخری حدود کو چھو رہی ہے ' بقول اقبال :ع

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

مسلمان کب سے تارک قرآں ہوئے اور صلے میں خوار ہوئے ؟ اس سوال کا جواب تاریخ اسلامی کے گہرے اور درست خطوط پر مطالعہ سے ہی حاصل ہوسکتا ہے اس کے علاوہ کوئی اور ذریعہ جواب حاصل کرنے کا نہیں ہے ۔

امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا :

ینبغی للمومن ان لایموت حتیٰ یتعلم القرآن او یکون فی تعلیمہ(۳)

مومن کو چاہیے کہ وہ موت سے پہلے قرآن سیکھ لے یا (سیکھ لیا ہوتو) قرآن

کی تعلیم دینے میں مصروف ہو۔

اس حدیث کے مطابق مسلمان کو دو حالتوں میں سے ایک سے خالی نہیں ہونا چاہیے یا تو قرآن سیکھ رہا ہو یا سیکھا رہا ہو ' اور موت واقع ہونے تک یہ عمل جاری رہنا چاہیے اس لئے کہ قرآن کریم کی رہنمائی انسان کی مسلسل ضرورت ہے جو موت تک کسی لمحے ختم نہیں ہوتی ' اگر آخری لمحات تک قرآن کو رہنما تسلیم کیا ہو اور اسکی ہدایات (آرڈیننس 'قوانین و ضوابط) پر عمل کیا ہو تو اخروی زندگی کے آغاز سے ہی کامیابی نصیب ہوگی اور انسان جس خوشحال اور بہترین معاشرے کے قیام کے لئے یہاں کوشاں تھا۔ وہ معاشرہ اسے اخروی زندگی کے آغاز میں ہی فی الفور مل جائے گا۔ اقبال نے اس حدیث کے مطلب کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے:

گر تو میخواہی مسلماں زیستن

نیست ممکن جز بقرآن زیستن

یعنی اگر مسلمان کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے کا ارادہ ہے تو آغاز سے انجام تک ' پیدائش سے موت تک قرآن کی رہنمائی اور ہمراہی میں بسر کرو ' بالخصوص آخری لمحات تو انتہائی اہم ہیں اس لئے کہ انما الاعمال بالخواتیم اعمال کی قبولیت کا دارومدار انجام پر ہے۔

تراجم و تفاسیر شیعہ ' برصغیر میں

تفسیر لفظی اور عملی کے بغیر قرآن کریم کے احکام و ہدایات پر عملدر آمد دشوار مرحلہ ہے اس لئے کہ قرآن کریم نے اکثر احکام ہدایات ' واقعات اور نصائح کے سلسلے میں اختصار اور اجمال سے کام لیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم ولعلهم یتفکرون(۵)

اور اتاری ہم نے تجھ پر یہ یاداشت کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز

جو اتری ان کے واسطے تاکہ وہ غور کریں ۔

ان آیت کے ذیل میں مفسرین نے لکھا ہے کہ تفسیر وہی معتبر ہے جو رسول اکرم ﷺ کے قول و فعل سے لمخذ کی گئی ہو اس لئے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کے مفسر کے منصب پر فائز تھے ۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کے آئین اور قانون کی تشریح کے مجاز آپ ہی تھے ۔

اسی طرح لفظی تشریح اور تفسیر کے ساتھ ساتھ عملی تفسیر بھی فقط وہی معتبر ہے جو حضور اکرم ﷺ سے منقول ہو ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ :

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ رسول اللہؐ تمہارے لئے بہترین

عملی نمونہ ہیں ۔

رسول کریم ﷺ کے بعد حضرت علی مرتضی علیہ السلام سید المفسرین ہیں ۔ حضرت علی اس سلسلے میں خود بھی سب سے زیادہ تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے تھے ' اور رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان اس کا موید ہے :

القرآن مع علی وعلی مع القرآن (۲)

پہلی صدی ہجری میں حضرت علیؑ کے بعد ان کے چچا زاد بھائی اور شاگرد عبداللہ بن عباس کا مقام تمام مفسرین سے اعلیٰ اور نمایاں ہے ' عبداللہ بن عباس کی طرف منسوب ایک تفسیر مطبوعہ صورت میں بھی دستیاب ہے اور اس سے اسلامی دنیا میں استفادہ کیا جارہا ہے ۔

پہلی صدی ہجری کے بعد آنے والے اکثر مفسرین نے عبداللہ بن عباس اور ان کے تلامذہ سے منقول تفسیری روایات واقوال کو ہی بنیاد بنایا' تاہم سب سے اول تفسیر تحریری صورت میں امیر المومنین حضرت علی نے مرتب کی '

لیکن نامعلوم وجوہ کی بنا پر وہ ناپید ہوگئی ' محمد بن سیر بن معروف تا بعی اسی کے بارے میں فرماتے ہیں : اگر وہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں آجاتی تو ایک بڑا علمی ذخیرہ دستیاب ہوتا۔ (۷)

متقدمین مفسرین میں سے محمد بن مسعود عیاشی کی تفسیر عیاشی ' علی بن ابراہیم قمی کی تفسیر قمی ' فرات بن ابراہیم کوفی کی تفسیر فرات 'محمد بن ابراہیم نعمانی کی تفسیر نعمانی 'شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسی صاحب تہذیب الاحکام و استبصار کی تفسیر " التبیان فی علوم القرآن " ابو الفتوح رازی کی " روض الجنان " شیخ ابو علی فضل بن حسن طبرسی کی تفسیر " مجمع البیان " " جوامع الجامع " وہ تفسیر ہیں ' جن میں بنیادی طور پر تفسیر بالمنقول کا طریقہ اپنایا گیا ہے ' لیکن جوں جوں زمانہ متاخر ہوتا گیا ' مباحث تفسیری میں طوالت آتی گئی اور کئی کئی ضخیم جلدوں میں تفاسیر ہونے لگیں ' اور مرور زمانہ و گردش ایام سے پیدا ہونے والے مسائل بھی زیر بحث آنے لگے ۔

جب سے اسلام برصغیر میں داخل ہوا ہے ' تب سے ہی قرآن اور اس کی تفسیر کا کام بھی مسلمانوں نے مورد توجہ قرار دیا ہے ' اس لئے کہ بہر حال قرآن مسلمانوں کی زندگی کا بنیادی حصہ تھا جسے کلی طور پر نظر انداز کرنا کسی طرح ممکن نہ تھا ۔

برصغیر کے شیعہ علماء و اکابرین نے ترجمہ و تفسیر لغات القرآن ' علوم القرآن ' تجوید القرآن پر عربی ' فارسی ' اردو ' پشتو ' سندھی ' گجراتی ' انگریزی اور بلتی میں اور سینکڑوں سے متجاوز کتابیں لکھیں ' ترجمہ ' تفسیر قرآن مجید کے متعلق اہم کتابیں یہ ہیں

اردو

۱۔ انوار القرآن : مولانا سید راحت حسین گوپالپوری دم ۱۳۷۶ ھ

اسمیں لفظی ترجمہ ' با محاورہ ترجمہ ' صرفی و نحوی بحث ' صوفیانہ تفسیر ' تفسیر بطریقہ اہلسنت اور آخر میں شیعی

نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہے علاوہ ازیں فقہی احکام پر مشتمل آیات کی نہایت اچھے اسلوب سے توضیح و تشریح اور انکے اہم نکات بیان کیے گئے ہیں یہ تفسیر کئی مجلات پر مشتمل ہے جن میں سے جلد اول ۸۵۶ صفحات پر مشتمل ہے جو ۱۳۵۷ھ میں چھپی۔

۲۔ ترجمہ و تفسیر القرآن الکریم : حافظ سید فرمان علی (م ۱۳۳۴ھ)

اس تفسیر میں اس وقت کے مطابق نہایت عمدہ اور مختصر طریقے سے بحث کی گئی ہے' یہ تفسیر ۹۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اور بیسیوں مرتبہ شائع ہوچکی ہے۔

۳۔ ترجمہ و تفسیر قرآن : تاج العلماء سید علی محمد (م ۱۳۱۲ھ) دو جلدوں میں ۱۳۰۴ھ میں لکھنؤ میں چھپی اس تفسیر میں رد عیسایت کا پہلو غالب رکھا گیا ہے' سرسید احمد خان کے خیالات کا رد بھی اسمیں موجود ہے۔

۴۔ ترجمہ قرآن شریف : محمد حسین قلی خان

اس ترجمہ و تفسیر میں سرسید احمد خان کے خیالات کا رد ہے

سرسید احمد خان نے " مکاتبات الخلان اور تحریر فی اصحل التفسیر " اور مابعد براہ راست تفسیر مباحث آیات اردو میں لکھنا شروع کی جس سے پورے ملک میں ہیجان پیدا ہوگیا انگریزوں نے اسے خوش آمدید کہا اور مسلمانوں نے اسے بالعموم مسترد کردیا اسی زمانے میں سید جمال الدین افغانی ہندوستان آئے اور انھوں نے سرسید احمد خان کے افکار کے خلاف تحریر و تقریر کے ذریعے مسلمانوں کو ہوشیار کیا شیعہ و سنی نے انکے جوابات لکھنے شروع کئے۔

محمد قلی خان " تاج العماء مولانا سید علی محمد نے سرسید کی رد میں کام کیا۔

اردو:

۱۔ قرآن مترجم : سید علی بن غفران (م ۱۲۵۹ھ ، ۱۸۴۲ء)

شیعی نقطہ نظر سے یہ پہلا اردو میں ترجمہ قرآن ہے ترجمہ کے ساتھ بطور تفسیر" خلاصہ المنہج " (فارسی از ملا فتح اللہ کاشانی (م ۹۹۷ ھ) کا ترجمہ ہے ۔

یہ تین حصوں پر مشتمل ھے ۱۳۱۳ ھ میں اعجاز محمدی پریس آگرہ میں چھپا۔

مرحوم سید علی ' شاہ رفیع الدین (م ۱۲۳۳ ھ ر ۱۸۱۸ ء) اور شاہ عبدالقادر (م ۱۲۳۰ ھ ر ۱۸۱۵ ء) کے ھم عصر تھے ۔

۲۔ تفسیر عمدۃ البیان :مولانا سید عمار علی سونی پتی (م ۱۳۰۴ ھ ر ۱۸۸۶ ء)

پہلی مرتبہ یہ تفسیر ۱۲۸۸ ھ میں مطبع پنجابی لاہور میں چھپی تین حصوں پر مشتمل ہے پندرہ سو سے زیادہ صفحات ہیں اس تفسیر کا زیادہ تر انحصار روایات اھل بیت پر ہے عقائد کو بطور خاص قرآنی آیات سے منطبق کرکے واضح کیا گیا ہے ۔

۳۔ ترجمہ و تفسیر قرآن : تاج العلماء مولانا سید علی محمد (م ۱۳۱۲ ھ ر ۱۸۹۴ ء)

دو جلدوں میں ۱۳۰۴ ھ میں لکھنؤ میں چھپی تاج العلماء رد عیسائیت میں مصروف تھے اسمیں یہ پہلو غالب ہے سرسید احمد خان کے خیالات کا رد بھی اسمیں موجود ہے

۴۔ ترجمہ و تفسیر قرآن شریف : محمد قلی خان (م ۱۳۲۰ ھ ر ۱۹۰۲ ء)

سرسید احمد خان نے " مکاتبات الخلان " اور تحریر فی اصحل التفسیر اور مابعد براہ راست تفسیر مباحث آیات اردو میں لکھنا شروع کی جس سے پورے ملک میں ہیجان پیدا ہوگیا انگریزوں نے اسے خوش آمدید کہا اور مسلمانوں نے بالعموم مسترد کردیا۔ اسی زمانے میں سید جمال الدین افغانی ہندوستان آئے اور انھوں نے سرسید احمد خان کے افکار کے خلاف تحریر و تقریر کے ذریعے مسلمانوں کو ہوشیار کیا یہ تفسیر دراصل سرسید احمد خان کے خیالات کا رد ہے ۔

۵۔ ترجمہ و تفسیر القرآن الکریم :حافظ سید فرمان علی (م ۱۳۳۴ھ ، ۱۹۱۶ء)

حافظ صاحب کا زمانہ مناظرے کا زمانہ تھا اس لئے اس میں یہ پہلو غالب ہے ' ۹۶۰ صفحات پر مشتمل ہے بیسیوں مرتبہ چھپ چکی ہے۔

۶۔ قرآن مجید مترجم وحاشیہ : مولانا سید مقبول احمد (م ۱۳۴۰ھ، ۱۹۲۱ء، ۱۲۱۰ صفحات ' ۱۳۳۱ھ اور مابعد بیسیوں مرتبہ شائع ہوئی

۷۔ ترجمہ تفسیر قرآن ، ضیاء الاسلام : مولانا سید زیرک حسین امروھی (م ۱۳۶۵ھ، ۱۹۴۶ء)

ف تفسیر روایات کے ذریعے ہے مگر بعض مقامات پر آیات قرآنی کے ذیل میں تعویزات کا اندراج بھی کیا گیا ہے ' ۱۳۳۱ھ کو دلی پرنٹنگ ورکس دلی میں چھپی ۔

۸۔ قرآن مجید مترجم مع حاشیہ : شیخ محمد علی (م ۱۳۶۷ھ، ۱۹۴۷ء)

دھلی : مطبع اثنا عشری ' ۱۳۳۰ھ ' ۹۶۸ ص

۹۔ انوار القرآن : مولانا سید راحت حسین گوپالپوری (م ۱۳۷۶ھ، ۱۹۵۷ء) اسمیں لفظی ترجمہ ' بامحاورہ ترجمہ ' صرفی و نحوی بحث ' صوفیانہ تفسیر ' تفسیر بطریقہ اھل سنت اور آخر میں شیعی نقطہ نظر سے بحث سے کی گئی ہے علاوہ ازیں فقھی احکام پر مشتمل آیات کی نہایت اچھے اسلوب سے توضیح و تشریح اور انکے اھم نکات بیان کئے گئے ہیں یہ تفسیر کئی مجلات پر مشتمل ہے ۔

جلد اول ۸۵۶ صفحات ' طبع بہار (ہند) ' ۱۳۵۷ھ

۱۰۔ تفسیر لوامع القرآن : مولانا مرزا احمد علی امرتسری (م ۱۳۹۰ھ، ۱۹۷۰ء)

اس تفسیر میں سرسید احمد خان (م ۱۸۹۸ م) ' غلام احمد پرویز (م ۱۹۸۵ م)اور غلام احمد قادیانی (م ۱۹۰۸ م) کے

خیالات کا بطور خاص رد کیا گیا ہے

۱۱۔ تفسیر المتقین : مولانا سید امداد حسین کاظمی (م ۱۳۹۵ھ ر ۱۹۷۵ء)

بیسیوں قدیم تفاسیر کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۱۲۔ فصل الخطاب : علامہ سید علی نقی نقوی (م ۱۴۰۸ھ ر ۱۹۸۸ء)

اس تفسیر سے کافی عرصے پہلے علامہ مرحوم نے " مقدمہ القرآن " نامی کتاب لکھی تھی جسمیں قرآن مجید کے اسرار ورموز کو واضح کیا گیا تھا اور قرآن پاک کی اہمیت وافادیت کو نہایت احسن طریقے سے واضح کیا گیا تھا۔

یہ تفسیر پہلی مرتبہ سری نگر میں چھپی اور مابعد مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور نے ۸۳ر۱۹۸۲م میں چار جلدوں میں شائع کی ۔

۱۳۔ تفسیر القرآن : مولانا سید ظفر حسن امروھی (م ۱۴۰۹ھ ر ۱۹۸۸ء)

چار جلدوں پر مشتمل ھے کراچی سے چند بار شائع ہوئی ۔

۱۴۔ تفسیر انوار النجف : مولانا حسین بخش نجفی (م ۱۴۲۰ھ ر ۱۹۹۰ء)

چودہ جلدوں پر مشتمل ہے کئی مرتبہ چھپ چکی ہے زیر نظر اشاعت دریا خان ضلع بھکر کی ہے پہلا حصہ مقدمہ کے طور پر لکھا گیا ہے۔ تفسیر کے ساتھ صرفی ونحوی تحلیل بھی کی گئی ہے۔

بعض ان تفاسیر کو جو عربی یا فارسی میں لکھی گئی تھیں، کو اردو کے قالب میں ڈھالا گیا جن میں سے بعض یہ ہیں :

☆ یہ تفسیر امام حسن عسکریؑ (عربی) کی طرف منسوب ھے گو تفسیر کی اندرونی شھادت اسکے خلاف ہے۔

۱۔ آثار حیدری : مولانا سید شریف حسین بھریلوی (م ۱۳۶۱ھ ر ۱۹۴۲ء)

لاہور سے کئی مرتبہ چھپ چکی ہے، ۶۰۰ ص

۲۔ ترجمہ تفسیر حیدری: مولانا محمد باقر یزدی

تفسیر امام حسن عسکری کا دوسرا ترجمہ

بمبئی: مطب احمدی "۵۷۲ ص

☆ تفسیر فرات (عربی): شیخ فرات کوفی

۳۔ تفسیر فرات: مولانا ملک محمد شریف ملتانی (م ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء)

ملتان، ۱۳۹۸ھ، ۴۳۵ ص

☆ تفسیر نمونہ (فارسی): گروہ مصنفین، زیر نظر آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی

۴۔ تفسیر نمونہ: مولانا سید صفدر حسین نجفی (۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹)

انقلاب ایران کے بعد لکھی گئی یہ تفسیر جدید مسائل کا حل واضح طور پر پیش کرتی ہے ۲۷ جلدوں پر مشتمل ہے۔

لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ

☆ تفسیر موضوعی (فارسی): استاد جعفر سبحانی

۵۔ قرآن کا دائمی منشور: مولانا صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹ء)

موضوع وار آیات قرآنی کی تفسیر، لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ

☆ پیام قرآن (فارسی): گروہ مصنفین

۴۔ پیام قرآن: مولانا سید صفدر حسین نجفی (م ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء)

یہ تفسیر تفسیر موضوعی ہے لاہور مصباح القرآن ٹرسٹ ' تین جلدوں پر مشتمل ہے

فارسی

۱۔ لوامع التنزیل: علامہ سید ابوالقاسم حائری (م ۱۳۲۴ھ ر ۱۹۰۶م)

علامہ سید علی الحائری (م ۱۳۶۰ھ ر ۱۹۴۱ء)

بارھویں پارے تک کی تفسیر علامہ سید ابوالقاسم حائری نے ' تیرھویں پارے سے ستائیسویں پارے تک انکے صاجزادے علامہ سید علی الحائری نے لکھی کل ۲۷ جلدیں ہیں جن میں سے ۲۰ جلدیں چھپیں ہیں۔

اس تفسیر میں فلسفیانہ انداز میں بحث کی گئی ہے اسکا اسلوب بیان یہ ہے کہ سب سے پہلے مختلف مسالک کے اقوال مع انکے دلائل کے نقل کئے گئے ہیں اور اسکے بعد اپنے نظریے کو متعدد دلائل سے پیش کیا گیا ہے یہ دور مناظرے کا دور تھا اسلئے مناظرہ کا پہلو غالب ہے

عربی

۱۔ **ینابیع الابرار**(دو جلدیں) : مولانا سید محمد تقی (م ۱۲۹۸ھ ر ۱۸۸۱ء)

۲۔ **ینابیع الابرار**(جلد) : مولانا سید محمد ابراھیم (م ۱۳۰۷ھ ر ۱۸۹۰ء)

۳۔ احسن القصص : تاج العلماء مولانا سید علی محمد (م ۱۳۱۲ھ ر ۱۸۹۴ء)

اس تفسیر میں خاص طور پر یہود ونصاریٰ کے مصادر سے انکے مسائل پر بحث کی گئی ہے عظیم آباد' ۱۳۰۵ھ' ۸۱۴ ص

انگریزی

۱۔ ترجمہ قرآن : سید حسین بلگرامی (م ۱۳۴۴ھ ر ۱۹۳۰ء) میں چھپا۔

۲۔ ترجمہ وحواشی قرآن : بادشاہ حسین (م ۱۳۵٦ ھ، ۱۹۳۷ ء) لکھنؤ : مدرسہ الواعظین ، ۱۳۵۰ ھ

۳۔ ترجمہ وحواشی قرآن : پروفیسر میر احمد علی وفاخانی (م ۱۳۹٦ ھ، ۱۹۷٦ ء) و حجتہ الاسلام مرزا مھدی پویا(م ۱۳۹۳ ھ، ۱۹۷۳ ء)

۴۔ ترجمہ قرآن : ایم ایچ شاکر

قم : انصاریان پبلی کیشنز، ٦۳۴ ص اسکا پہلا ایڈیشن پاکستان میں چھپا تھا۔

۵۔ ترجمہ المیزان : مولانا سید سعید اختر رضوی (م ۱۹۸۳ ء) آیت اللہ سید محمد حسین طباطبائی (۱۴۰۰ م) کی تفسیر المیزان (عربی) سے ترجمہ صرف پانچ جلدیں ایران سے چھپی ہیں۔

سندھی

۱۔ ترجمہ قرآن : میر گل حسن خان تالپور

میرپور بھٹور و ضلع ٹھٹھہ ، ۱۹۱۱ م

۲۔ ضیاالایمان تفسیر القرآن : محمد خان لغاری

دو جلدوں میں مکمل ھے جو شائع ہوچکی ہیں

۳۔ ترجمہ وحواشی قرآن : قاری امان اللہ

مولانا سید فرمان علی (م ۱۳۳۴ ھ، ۱۹۱٦ ء)ھکے ترجمہ وحواشی کا ترجمہ

پشتو

ترجمہ قرآن (منظوم) : مولانا سید جعفر حسین آف استرزئی پایان

پشاور

گجراتی

ترجمہ و تفسیر قرآن : حاجی غلام علی کاٹھیا واڑی

یہ ترجمہ و تفسیر کئی مرتبہ چھپی ہے

بلتی

ترجمہ قرآن : محمد یوسف حسین آبادی

بلتی زبان میں کیا گیا پہلا ترجمہ جس سے بلتستان ، کرگل اور لداخ کے مسلمانوں کو فائدہ ہوگا۔ سکردو : بلتستان

بکڈپو ، ۱۹۹۵ م ، ۱۴۰۸ ص

حوالہ جات

(۱) ☆ سورۃ آل عمران : ۷ (۲) ☆ النساء : ۸۳

(۳) ☆ ارمغان حجاز، سوال از صوفی وملا (۴) ☆ اصول کافی، کتاب فضل القرآن

(۵) ☆ سورۃ النحل : ۴۴ (۶) ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ج ۳ ص ۱۲۴، ۱۲۵

(۷) ☆ تاریخ الخلفاء السیوطی